ضروری ہے ان صفات سے محروم آدمی پولیس افسر تو ہو سکتا ہے معالج نہیں۔ ڈاکٹرز حضرات افسرانہ لب و لہجہ چھوڑ کر تواضع اپنائیں۔ کاروبار بھی کریں مگر انسانی خدمت کو بنیادی حیثیت دیں نہ کہ سرمایہ کاری کو! ہم مذہبی لوگوں کو یہ لوگ دقیانوس کہتے نہیں تھکتے مگر ان کے رویے ایسے خوفناک ہیں جو جنگل کے باسیوں سے مشابہ ہیں یہ لوگ اپنے ثقافتی رویّوں میں تو یورپ کی اندھی تقلید کرتے ہیں مگر معالج کی حیثیت سے جو ریت پریت فرنگی ڈاکٹر روا رکھتا ہے وہ ہمارے پاکستانی کالے انگریز ڈاکٹر کے پاس نہیں آخر کیوں؟ اللہ انہیں ہدایت دے۔

میڈرڈ کانفرنس

یہودیوں اور نصرانیوں کی بین الاقوامی اور سازشی موافقت سے امریکی سرمایہ دارانہ نظام کی "بلے بلے" ہو گئی اور اب وہ پوری دنیا کا فوجی، سیاسی، سائنسی اور اقتصادی مطاع بننا چاہتا ہے امریکہ مہاراج کی فکر میں ہے۔ یہودی ایک صدی سے ایک خواب کی تعبیر پیدا کرنے میں لگے ہوئے ہیں کہ مسلمان سمٹ کر محتاجوں کے جزیرے میں بند کر دیئے جائیں اور یہودی غناء کی وادیوں کے اکیلے مالک و مختار بن جائیں۔ اس یہودیانہ جذبۂ خبیثہ کا پہلا شکار عراق ہوا جسے فوجی سائنسی اور اقتصادی اعتبار سے اپاہج کر دیا گیا ہے سیاسی اعتبار سے امت مسلمہ کی عرب طاقتوں کو اپنے مکر کے جال میں پھانسنے کیلئے امن کے نام پر غلامی کی زنجیریں جکڑنے کیلئے میڈرڈ کانفرنس کا کھڑاگ رچایا گیا جس میں جارج بُش نے مستقل امن کی بانسری بجاتے ہوئے ذیل میں درج تین سُریں نکالیں۔

۱) زمین کی حد بندیوں کے تنازعات طے کئے جائیں۔

۲) فلسطینیوں کے حقوق، وسائل کا حل تلاش کیا جائے۔

۳) اسرائیل کو تسلیم کرایا جائے۔

سب سے آخری بات اگر عرب تسلیم کر لیتے تو شاید پہلی باتوں کی کوئی صورت خیرات کی شکل میں عربوں کو مل جاتی یہ تو بھلا ہو شامی نمائندے کا جس نے اسرائیلی لٹیرے کو اسکی اصلی تصویر دکھائی تو بات رک گئی ورنہ صورتحال نہایت کربناک تھی۔ اور آئندہ ہونے والی عرب اسرائیل میٹنگز میں بھی یہی مقصد ہو گا کہ عرب دولت و عورت سے نشہ میں سرشار رہیں قوت مؤثرہ بننے کی کوشش نہ کریں اور اسرائیل کو تسلیم کر لیں ہم اس سلسلہ میں صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ عرب قرآن شناسی کا ثبوت مہیا کرتے ہوئے یہودیوں کے دام تزویر میں مت آئیں جرات و استقامت کا مظاہرہ کریں ایسی ذلت آمیز زندگی کے مقابلہ میں ضیاء الحق اور ان کے ساتھیوں کیطرح عزت کی موت کو ترجیح دیں مگر یہودیوں کی پالیسیاں کامیاب نہ ہونے دیں او. پنے ندر اتحاد و اتفاق پیدا کر کے پوری قوت سے کہیں جارج بش، مُش!

لعن اللہ الیہود والنّصاریٰ

اہلِ سنت و جماعت کیلئے ایک عظیم علمی تحفہ
نمازِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم
جس میں
- مسائل قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور آثار صحابہؓ سے مدلّل۔
- پیغمبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی نماز کی واضح تصویر
- مستند [illegible]
دلکش ترتیب۔
- اُردو خواں حضرات کیلئے مدنی تحفہ جس کی افادیت مسلّمہ ہے
- امام ابو حنیفہؒ کی علمی عظمت، فلسفیانہ اندازِ استدلال اور سنت سے والہانہ وابستگی کی ایک جھلک۔
تالیف: الشیخ محمد الیاس فیصل مدینہ منورہ
تقدیم: الشیخ محمد شفیق اسعد
سُنّی پبلی کیشنز
ہر اچھے بک سٹال سے یا براہ راست
قیمت ۵۱ روپے
لاہور

قمر الحسنین

نقطہ نظر

علماء اور خاتون سفیر

یہ صحافت بھی کیا بری شے ہے
جو بھی آیا وہ مجتہد نکلا

ایک زمانہ تھا کہ صحافی دینی مسائل و معاملات میں دخل اندازی سے گریز کرتے تھے دین والوں کا احترام کرتے ان کی دینی رائے کو اہمیت دیتے اور دینی شخصیتوں کو مستند مانتے تھے۔ مگر برا ہو یورپ کی اندھی تقلید کا، جب سے ان لوگوں نے فرنگیوں کی اقتداء میں مسائل کا حل تلاش کرنے کی ٹھانی تب سے علماء حق ان کی نوک قلم پر ہیں، خصوصاً مسلم لیگ نے جس سیاست کو رنگ دیا۔ یہ اسی کے برگ و بار تھے کہ لیگی کارکنوں نے علماء کو مادرزاد برہنہ گالیاں بکیں، ان کے سامنے ننگا ناچ کیا ان کی پگڑیاں اچھالیں، ان کے منصب کو تاراج کیا ان کی شرعی حیثیت کو پامال کیا، ان پر پھبتی کسی، انہیں شعروں افسانوں، ناولوں اور ڈراموں میں اضحوکہ بنایا یہاں تک کہ بہت مہذب لوگ جب اپنے کسی نیک سرشت بچے کو ڈانٹتے تو طنزاً کمبخت، مردود مولوی ہے مولوی "کہتے ملے کوستے تو مذہبی جنونی کہتے اس فضاء اور ماحول میں اور اس بد تہذیبی کی یلغار میں پاکستان بنایا پاکستان بنانے میں روزنامہ نوائے وقت اور اس کے کارکنان صحاف و گزاف کا جتنا حصہ ہے وہ بھی تاریخ کا سنہری باب ہے"

اس اخبار نے آج تک وہی پالیسی اپنا رکھی ہے اس کا لب و لہجہ آج بھی وہی ہے جو ۴۷ء میں تھا، اب کہ پاکستان بنے ہوئے بفضل اللہ ۴۴ برس بیت چکے مسلم لیگ اور نوائے وقت کا اسلام "خر در حل" گدھا دلدل میں کا مصداق بنا ہوا ہے، نہ تو یہ ظلم پیشہ لوگ اسلام کے نفاذ کا عمل دھراتے ہیں اور نہ ہی انحراف پر قائم ہیں بلکہ گومگو کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں اور مختلف اشتری حیلوں اور سبائی بہانوں سے دینی مسائل میں دخل دیتے ہیں مسائل کی دینی تعبیر نہیں کرتے بلکہ بے دینی کو دین بنا کر پیش کرتے ہیں "اپنے اعمال" کو مسند سمجھتے اور منوانا چاہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی من مانی تشریح کرتے اور وسائل کے بل بوتے پر عوام میں پھیلاتے اور ان کے لاشعور میں خباثت و دنائت کا ایک جدید فکر بد مرتکز کر دیتے ہیں نتیجہ یہ پیدا ہو رہا ہے کہ ہر بے علم، ان پڑھ اور "پڑھا لکھا جاہل" دینی مسائل کے سلسلہ میں اپنی ایک رائے قائم کر کے بیٹھا ہوا ہے اس سلسلہ کرب کی ایک تازہ آکاس بیل ملاحظہ ہو۔ روزنامہ نوائے وقت ملتان ۴ نومبر اپنے ادارتی نوٹ "علماء اور خاتون سفیر" کے ضمن میں رقم طراز ہے کہ

> "اسلام اور دینی جماعتوں کے بہترین مفاد میں ہمارا مشورہ یہ ہے کہ موجودہ دور میں اس ایشو کو نہ اٹھایا جائے۔ ماضی میں بیگم رعنا لیاقت علی خاں بیگم وقار النساء نون بیگم سلمیٰ جان وغیرہ بیرون ملک سفارتی خدمات انجام دیتی رہی ہیں، ملکی آئین کے تحت خواتین ہر منصب اور ہر عہدے پر کام کر سکتی ہیں، نصف سے زائد آبادی کو اس حق سے محروم بھی نہیں کیا جا سکتا خواتین اسمبلیوں کی ارکان رہی ہیں اور اب بھی براہ راست انتخابات جیت کر اسمبلیوں میں موجود ہیں جنرل ضیاء الحق کی مجلس شوریٰ میں بھی

خواتین موجود تھیں"

کچھ سطروں بعد مزید خامہ فرسائی کی ہے کہ

"علماء کرام کو اس مسئلے پر تحمل و برداشت کا مظاہرہ کرنا چاہیئے"

نوائے وقت کے مدیر نے اس عبارت آرائی میں درج ذیل باتیں ایک ہی سانس میں لکھ ڈالی ہیں جو کچھ اس طرح سے تاثرات مرتب کرتی ہیں۔

(۱)۔ اسلام کا مفاد۔ (۲)۔ علماء کا مفاد۔ (۳)۔ علماء اس مسئلہ کو ایشو نہ بنائیں۔ (۴)۔ علماء تحمل و برداشت کا مظاہرہ کریں۔ (۵)۔ عورتیں (مسلم لیگ کی وجہ سے) پہلے بھی شریک اقتدار رہی ہیں۔ (٦)۔ ضیاء الحق مرحوم کے عہد اقتدار میں بھی۔ (۷)۔ عورتیں نصف سے زائد "آبادی ہیں"۔ (۸)۔ آئین کے تحت بھی عورتیں ہر منصب اور عہدے پر کام کر سکتی ہیں۔ (۹)۔ عورتیں اب بھی اسمبلیوں میں موجود ہیں۔۔۔۔ قارئین کرام یہ وہ پالیسی ہے جو اس اخبار کے ذریعہ عوام اور خواص میں بارش کے قطروں کی طرح مسلسل منتقل کی جا رہی ہے۔

اسلام نے عورت کو حالت امن میں بھی گھر سے باہر کی ذمہ داریوں میں نہیں الجھایا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے عورت کو کبھی اپنی مجلس شوریٰ میں منصب نہیں دیا، جنگ میں نہیں جھونکا، بیت المال کے محاصل کی وصولی پر مامور نہیں کیا، کبھی سفارتی ذمہ داری نہیں سونپی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں کبھی کسی بھی محکمہ میں اور کسی بھی منصب پر فائز نہیں فرمایا خلفاء راشدین نے بھی اس پر عمل فرمایا بلکہ عورتوں کے مسجدوں میں نماز کے لئے جانے پر بھی پابندی عائد کر دی۔

صاحب شریعت مطہرہ سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عورت کو گھر کی حاکمہ مقرر کیا جو اس کے تمام جدید مناصب سے کہیں اعلیٰ وارفع منصب ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام باہر حاکم تھے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا گھر کے اندر حاکمہ تھیں دین کے اس عمل کو بنی امیہ اور بنی عباس نے بھی تبدیل نہیں کیا "یزید" ۔۔۔۔۔ جسے ایک دنیا برے نام سے یاد کرتی ہے۔ اس کے عہد "جدید" میں بھی عورت کو گھر سے نہیں نکالا گیا، شمع محفل نہیں بنایا گیا، بازار کی جنس نہیں بنایا گیا، کلبوں، شعر و ادب کی محفلوں، ڈراموں، تھیٹروں میں نہ سجایا گیا، نہ نچایا گیا۔ نہ گنوایا گیا نہ اسے پرائیویٹ سیکرٹری کے خبیث منصب پر نوازا گیا اور نہ اس کے وجود کو ذریعہ تجارت بنایا گیا۔

لیکن عہد "جدید" کے مسلم لیگی رہنماؤں اور مسلم لیگی حکمرانوں نے عورت کے جسم کی تقدیس کو ہمہ جہت پامال کیا اور مسلم لیگی نقارچی اپنے ہی اعمال بد کو دلیل کے طور پر پیش کر کے اس کو اسلام کے مفاد میں ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے، اسلام کا نام لے کر اسلام کے خلاف اعمال خبیثہ کا ارتکاب اور پھر اس کو اسلام کے لئے مفید قرار دینا بہت دیدہ دلیری کی بات ہے یہ کام تو صرف نبی ہی کر سکتا ہے کہ نبی کے اعمال ہی سند و حجت ہیں اور نبی کے اقوال ہی قانون و شریعت ہیں اور انہی میں اسلامی مفادات مضمر ہیں۔ کسی فاسق مرد اور فاسقہ عورت کے فاسقانہ اعمال اور شریعت سے متصادم گفتگو اسلام کے مفادات میں کیسے ہو سکتے ہیں۔ اور اس پر علماء تحمل و برداشت پیدا کریں یعنی لیگی دین کو قبول کر لیں کیونکہ نوائے وقت کے مدیر معاذ اللہ صاحب شریعت ہو گئے ہیں، یہ جمہوریت میں تو یقیناً "واجب" ہے کہ اپنے نظریات و افکار کی دھجیاں اڑتی دیکھ کر بھی ہنستے رہو اور دھجیاں اڑانے والے کو،